بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ٭ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۶ ماہ صلح۔ آج صبح ساڑھے نو بجے لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ الحمدللہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ مگر کچھ کھانسی کی شکایت ہے۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے کہ انہیں ابھی تک شام کے وقت کچھ حرارت ہو جاتی ہے۔ اور کل شام کو کچھ کھانسی کی شکایت بھی رہی۔ مگر خدا کے فضل سے عام حالت بہتر ہے۔ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق دُعا جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ ماہ صلح۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ حافظ محمد عمر صاحب و گیانی عباد اللہ صاحب کو سلسلہ تبلیغ گجرات کاٹھیاواڑ روانہ کیا گیا ہے۔ یہ وفد اس علاقہ میں تبلیغی دورہ کرے گا۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جلد ۳۲ | ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۳۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۲۷ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۳

روزنامہ الفضل قادیان ۳۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

تبلیغی اداروں کے قیام کی ضرورت کا احساس

اخبار "احسان" کچھ عرصہ سے یہ تحریک کر رہا ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک ایسا تبلیغی ادارہ قائم کیا جائے۔ جس میں سب فرقوں کے علماء شریک ہوں اور وہ ہمارے کے سارے مل کر ایسی تجاویز عمل میں لائیں جو مسلمانوں میں دینی رجحانات بلند کر سکیں۔

ہمارے نزدیک یہ محض ایک خیالی بات تھی۔ کیونکہ سب فرقوں کے علماء کو ایک نقطہ اور ایک مرکز پر جمع کرنا کسی انسانی طاقت میں نہیں ہے۔ ان میں اختلافات اتنے شدید ہیں اور وہ خود غرضیوں کی آلائشوں سے اس قدر طوث ہیں۔ کہ سوائے آسمانی بارش کے جو خدا تعالےٰ کے کسی برگزیدہ بندہ پر الہام کی شکل میں برسے کوئی چیز انہیں صاف نہیں کر سکتی۔ اس وجہ سے ہم نے ابتداء میں ہی کہہ دیا تھا۔ کہ معاصر "احسان" کو اپنے اس مشن میں کامیابی نہیں ہو سکے گی۔"

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۴۳ء)

لیکن باوجود اس کے معاصر موصوف کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا چنانچہ اس نے باصرار لکھا اور بڑی بڑی امیدیں باندھتے ہوئے لکھا۔ کہ "علماء کرام کی خدمت میں ہم نے جو اپیل کی تھی۔ اس کا اثر روز بروز گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ اور مختلف عقائد کے مسلمان اس طرف مائل نظر آتے ہیں۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ مختلف الخیال علماء کرام کی خدمت میں اگر آج سے پچاس سال پہلے بھی اپیل کی جاتی تو وہ دین متین کی نشر و اشاعت کے لئے اکٹھے ہو سکتے تھے۔ اور اپنے اختلافات فراموش کر کے وہ دنیا کے سب سے بڑے مذہب کی نشر و اشاعت میں کوشاں ہو سکتے تھے۔"

لیکن پچاس سال قبل کی بات تو الگ رہی۔ "علماء کرام" کو اب بھی آمادہ نہ کیا جا سکا۔ سارا زور اور پوری قوت صرف کرنے کے باوجود نہ کیا جا سکا۔ آخر جب یہ اعلان ہوا۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں مجلس عاملہ کے سامنے ایک ایسی تجویز پیش کی جائیگی جس کی رو سے ہندوستان میں مسلمانوں کے مرکز کے قیام پر غور و خوض کیا جائے گا۔ تو "احسان" نے اسے "مقام شکر" قرار دیتے ہوئے لکھا۔ "احسان نے مسلمانوں کی موجودہ روحانی پستی کو محسوس کرتے ہوئے تبلیغی مرکز کی جو تجویز پیش کی تھی۔ اور جس پر اکثر علماء نے بھی ہم سے اتفاق کیا تھا۔ وہ اس قدر مقبول ہوئی ہے۔ کہ اب مسلم لیگ بھی اس پر غور و خوض کر رہی ہے۔"

لیکن اب جبکہ لیگ کا اجلاس ہو چکا۔ تبلیغی مرکز بنانے کی تجویز منظور ہو گئی۔ وہ یہ لکھ رہا ہے۔ کہ "اس بارے میں یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ صرف قرارداد منظور ہو گئی۔ اور اس کے بعد دوسرے سال کے اجلاس کا انتظار کیا جانے لگا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑی کمی مذہبی احساس کی ہے۔ جو کہ ماحول کے مادی اثرات سے دبتا چلا جا رہا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کو اس بارے میں سب سے پہلے توجہ دینی چاہیئے۔"

مسلم لیگ اپنی مصلحتوں کے ماتحت جدھر چاہیگی پہلے توجہ دے گی۔ اور جبکہ اُسے سیاسی انجمن سمجھا جاتا۔ اور اس کے سپرد سیاسی جھمیلوں کو ختم کرنے کا کام ہے۔ تو تبلیغی ادارہ کے قیام کی توقع کیوں اس سے وابستہ کی جاتی ہے۔ جس کی فوری ضرورت اور بے حد اہمیت کا احساس معاصر "احسان" کو بھی ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا۔ اور بہت درست لکھا۔ کہ:-

"صرف مذہب کا احساس ہی سارے دکھوں کا علاج ہے۔ جب تک مسلمان مذہب کے تمام احکام کی پیروی نہ کریں گے اس وقت تک وہ سر بلند نہیں ہو سکتے۔ اور مسلمان جو بدقسمتی سے اس وقت تفرقہ بازی میں مصروف ہے۔ اس وقت تک اپنی حالت سدھار نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ ایک نہ ہو جائے۔ اور ایک ہونے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ مذہبی فرقوں میں جن مہلک خیالات کی وہ پرورش کر رہے ہیں اُن سے طبیعتیں صاف ہو جائیں۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ اتنا اہم اور ضروری معاملہ ہے۔ کہ اسے نہ تو نظر انداز کرنا چاہیئے۔ اور نہ ملتوی کرنا چاہیئے۔ بلکہ جلد سے جلد عمل میں لانا چاہیئے۔

ہم یہ تحریک اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمان جن کے دلوں میں یہ مبارک احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ جب تک مسلمان مذہب کے تمام احکام کی پیروی نہ کریں گے۔ اس وقت تک سربلند نہیں ہو سکتے۔ وہ ایک دفعہ پھر کوشش و سعی کر کے دیکھ لیں۔ کہ انہیں اس بارے میں کہاں تک کامیابی ہوتی ہے۔ اور علماء جنہیں وہ مسلمانوں میں مذہبی احساس پیدا کرنے اور مذہبی احکام پر عمل کرانے کے ذمہ وار قرار دیتے ہیں۔ اُن کی التجاؤں اور گزارشوں کو کس حد تک شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ اس بارے میں علماء کے متعلق آج تک کا تجربہ اور مشاہدہ ہمارے نزدیک کافی ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن اگر اس میں کچھ کسر رہ گئی ہے۔ تو وہ اب نکال لی جائے۔ اور ایک دفعہ اور دیکھ لیا جائے۔ کہ علماء کرام کیا صورت اختیار کرتے ہیں۔ کیا وہ اپنے اختلاف ترک کر کے ایک مرکز پر جمع ہو سکتے ہیں۔ کیا وہ مل کر مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم دے سکتے اور مسائل میں متفق امور پیش کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر نہ تو خاموش ہو کر بیٹھ رہنا چاہیئے۔ اور نہ اسی قسم کے مزید تجربہ کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہیئے بلکہ علماء کو معذور قرار دیکر اور ان سے منہ موڑ کر اس سلسلہ اور نظام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جس کے بانی کا دعوےٰ ہے کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کے باہمی اختلافات دور کرنے کے لئے اور انہیں ایک مرکز پر جمع کرنے کے لئے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ اور جس میں دیکھا جا سکتا ہے

(باقی صفحہ ۲ پر)

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

66

آنریبل سر پیٹرک سپنس چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا کی

تقریر

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

۲۴ر جنوری آنریبل سر پیٹرک سپنس معہ لیڈی سپنس آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لائے۔ اور سکول کے طلباء کے سامنے مختصر سی تقریر فرمائی۔

آپ کی تقریر سے قبل آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا آنریبل سر پیٹرک سپنس اور لیڈی سپنس کی قادیان میں تشریف آوری ان کے لئے ذاتی طور پر خصوصاً اور تمام احباب کے لئے نہایت خوشی کا موجب ہے۔ ہمیں اپنے ان معزز دوستوں کا خیر مقدم اور تکریم وتعظیم کرنے سے انتہائی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ جو باہر سے ہمارے ہاں تشریف لاتے ہیں۔ اور ہماری مہمانی قبول کرتے ہیں۔ مجبوری کی وجہ سے ہم اپنے معزز مہمانوں کے لئے آسائش و آرام کے بعض وہ سامان یہاں مہیا نہیں کر سکتے۔ جن کے وہ عام طور پر عادی ہوتے ہیں۔ اور جماعت کے مالی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے معزز مہمان بھی ان باتوں کی ہم سے توقع نہیں رکھتے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ سر پیٹرک سپنس ہماری جماعت کے کام اور اس کے مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس سے ضرور متاثر ہوئے ہونگے۔ اس کے بعد جناب چودھری صاحب نے آنریبل سر پیٹرک سپنس سے درخواست کی۔ کہ وہ اپنے مفید خیالات سے حاضرین کو مستفید فرمائیں۔

سر پیٹرک سپنس

سر پیٹرک نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا:-

سکول کے طلبہ کے سامنے کوئی تقریر کئے مجھے قریباً چار سال گذر چکے ہیں۔ اور ہندوستان میں آکر یہ پہلی بار ہے۔ کہ میں سکول کے طلبا سے خطاب کر رہا ہوں۔ انگلستان سے روانہ ہو کر قاہرہ۔ بصرہ۔ کراچی ہوتا ہوا میں دہلی پہنچا۔ اور ٹور کرتا ہوا یہاں آیا ہوں۔ انگلستان میں میں بہت سے سکول چھوڑ آیا ہوں۔ جو جنگ کے ان مہیب اور خوفناک حالات میں بھی اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہیں بہت سے مصائب اور آلام کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ مثلاً خوراک کے لئے ہی انہیں بہت سی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ کئی لڑکے ہیں جنہوں نے کبھی نارنگی نہیں دیکھی۔ اور کئی ہیں جنہوں نے کبھی مرغی کا انڈا تک نہیں کھایا۔ ان کے خیالات صرف اس بات پر مرکوز ہیں۔ کہ انہیں کھانے کے لئے کیا ملے گا۔ اور خوراک حاصل کرنے کے لئے انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ نیز یہ کہ وہ سکول سے فارغ ہو کر اس مصیبت کے زمانے میں کس طرح اپنے ملک کی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ اپنی چھٹیوں کے ایام کو وہ اس طرح خرچ کرتے ہیں۔ کہ کھیتوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور کسانوں کی کھیتی باڑی کے کام میں مدد کرتے ہیں۔ بہرحال ان ایام میں بھی ان سکولوں نے اپنے کام کو جاری رکھا ہوا ہے۔ بمباری کی وجہ سے بعض سکولوں کو اپنے علاقے چھوڑ کر بعض محفوظ مقامات پر جانا پڑا ہے۔ تاکہ وہ اپنے تعلیمی کام کو جاری رکھ سکیں۔

اس وقت میں ہندوستان میں ایک ہندوستانی سکول کے طلباء سے خطاب کر رہا ہوں۔ وہ سکول جو کہ ہندوستان کے سکولوں میں سے بھی ایک خاص قسم کا سکول ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم میں سے اکثر کو لڑائی کے دیکھنے کا تجربہ نہ ہوگا۔ لیکن تم اپنے بڑوں کے ساتھ مل کر اپنے آپ کو اپنے کام میں مشغول کر دو گے تم دنیا کو ایک دفعہ پھر یہ بات بتاؤ گے۔ کہ حقیقی امن کس چیز کا نام ہے۔ اور یہی ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ہم دنیا کو بتائیں کہ حقیقی امن کیا ہے۔ تاکہ ان جنگوں کا خاتمہ ہو۔ جو جماعتوں کو جماعتوں سے اور قوموں کو قوموں سے جدا کر رہی ہے اگر ہم لڑائی کی اصل وجہ پر غور کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا کہ لڑائی کی حقیقی وجہ یہی ہے۔ کہ دنیا سے سچا مذہب مفقود ہے۔ تم لوگ ایک مذہبی فضا میں پرورش پا رہے ہو۔ جہاں تم کو خدا کی محبت حقیقی امن کی تلاش اور باہمی تکریم و ہمدردی کے سبق ملتے ہیں۔ ہمارے سامنے یہ ایک ایسی بڑی مہم ہے کہ ہم نیکی حاصل کریں۔ اور اچھے عمل کریں تبھی جا کر ہماری زندگیوں کا مقصد پورا ہوگا۔ اور یہی ان لوگوں کا بھی کام ہونا چاہیئے۔ جو ہندوستان میں نہیں ہیں۔

میں سکاٹ لینڈ کے ایک پرانے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ جو کہ سکاٹ لینڈ کے مشرقی حصے میں قریباً سو سال سے آباد ہے۔ ہمارا خاندانی ماٹو یہ ہے۔ کہ اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو کوئی ہم پر غالب نہیں آسکتا۔ مصائب اور مشکلات کے ایام میں یہی وہ اصولی عقیدہ ہے۔ جس پر قائم رہ کر کامیابی ہو سکتی ہے۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی مشکل ایسی نہیں۔ جو مغلوب نہیں کی جا سکتی۔ اور کوئی ظلم ایسا نہیں۔ جس کا ہم سدباب نہیں کر سکتے۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

میں اور میری اہلیہ تھوڑے عرصہ کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور میں اپنے فاضل بھائی کا جو کہ میرے داہنے بیٹھے ہیں۔ بہت ممنون ہوں۔ ان تمام اوقات میں جو ہم نے یہاں گزارے۔ ہم بہت ہی لطف اندوز ہوئے ہیں۔ اور ہمیں آپ لوگوں کے بلند خیالات اور بہت ہی اہم مقصد کا بہت حد تک علم ہوا ہے۔ میں آپ سب لوگوں سے یہی کہوں گا۔ کہ اگر آپ لوگ ان معتقدات پر عمل پیرا ہو سکیں۔ جن کو آپ مانتے ہیں۔ تو دنیا کی حالت پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو جائے گی۔ اور دنیا کو حقیقی امن اور خوشحالی دینے کے مقصد میں آپ کامیاب ہو جائینگے

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول

اس کے بعد اخوند عبد القادر صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ ہیڈ ماسٹر ہونے کی حیثیت سے مجھ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ میں سٹاف اور طلباء کی طرف سے سر پیٹرک سپنس اور لیڈی سپنس کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے نہایت ہی مفید خیالات سے ہمیں مستفید فرمایا۔ شائد انہیں معلوم ہوگا کہ ہماری جماعت کے افراد ایسی تقاریر کے مواقع پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے تالی نہیں بجاتے۔ جیسا کہ دوسری جگہوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم ایسا کرنا اسلام کی تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں۔ سو اگرچہ ان کی اس پرمغز تقریر پر ہم نے اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے تالیاں نہیں بجائیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم پورے طور پر اس سے لطف اندوز اور مسرت اندوز نہیں ہوئے۔ ورڈزورتھ شاعر نے کہا ہے کہ خدا روحوں کی گہرائی کو پسند کرتا ہے۔ ظاہر کو پسند نہیں کرتا۔

قادیان جو ایک چھوٹا سا شہر ہے احمدیہ جماعت کا مرکز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں مبعوث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے اس بستی میں ہم کلام ہوا۔ تاکہ وہ جو روحانی طور پر مردے تھے۔ ان کو زندگی کا شربت پلایا جائے۔ بہت عرصہ گزر گیا۔ جبکہ خدا نے اپنے مسیح کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق۔ گزشتہ پچاس سال سے ہم میں سے ہر چھوٹا بڑا اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ رہا ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی ہمیشہ پوری ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ احمدیت کا وہ بلند و بالا مقصد پورا ہو جائے۔ جس کے لئے یہ قائم کی گئی ہے۔ آپ کا یہاں تشریف لانا اگرچہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی دعوت پر ہے۔ پھر بھی ہمارے نزدیک اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اور جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ قادیان میں دور دور سے لوگ آئیں گے۔ یہ طالب علم جن کے سامنے آپ نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا ہے یہ اس وقت تو بہت چھوٹے چھوٹے طالب علم ہیں۔ مگر آئندہ آنے والے زمانہ میں بہت بڑی ہستیاں بننے والے ہیں۔ یہ ایک عظیم الشان کام کو سرانجام دینے والے ہیں اور ایک نہایت ہی بلند مقصد حاصل کرنے والے ہیں۔ ان کی کوششوں سے دنیا میں وہ انقلاب صرف ہونے والا ہے

جسمیں ہمیں عالمگیر اخوت کا خوشکن نظارہ نظر آئے گا۔

زندہ مذہب اسلام کی پیشگوئیوں اور خدا تعالے کے زندہ کلام کی معرفت ہمیں علم دیا گیا ہے۔ کہ یہ نوجوان آنیوالے انقلاب میں دنیا کے رہبر۔ دنیا کے قانون ساز۔ سیاست دان اور بنی نوع انسان کے راہنما ہوں گے۔ دنیا کی ترقی اور انسان کی فلاح و بہبود ان کے دم سے وابستہ ہوگی۔

اور یہی نوجوان اس عظیم الشان عمارت کے انجینئر ہوں گے۔ جسے بنانے کا اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کیا ہے۔ ان کا قدم ریت کے کمزور تودے پر نہیں۔ بلکہ ایک نہایت مضبوط چٹان پر ہے۔ ان کی باتیں جو آج نہایت معمولی معلوم ہوتی ہیں۔ انہیں کل جو اہمیت حاصل ہونے والی ہے اس کا آج ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ ان کا کلام دکھیا دلوں کے لئے شفا اور آرام کا موجب ہوگا۔ یہی وہ نوجوان ہیں۔ جن سے بنی نوع انسان کے مستقبل کی امیدیں وابستہ ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ آنیوالے سنہری زمانے کے لئے یہ پیشرو ہیں۔ ہاں وہی سنہری زمانہ اور حقیقی امن کا دور جس کا آج دنیا بے تابی سے انتظار کر رہی ہے۔

میں پھر اپنے معزز مہمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے یہاں تشریف لا کر ہماری عزت افزائی کی۔ اور ہمیں اپنے قیمتی خیالات سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔ آپ کا یہاں آنا اس سکول کی تاریخ میں ایک نہایت ہی شیریں یادگار رہیگا۔ اور ہمیشہ کیلئے ہمارے لئے خوشی کا موجب ہوگا۔

خاکسار بشارت الرحمٰن ایم اے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

حکومتِ الٰہیہ اور مسلمان

بعض لوگ اور خصوصاً احرار "حکومت الٰہیہ" کے جس کھلونے کو پیش کر کے عام مسلمانوں کو بہلانے اور اپنے دام میں پھنسائے رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی حقیقت "الفضل" میں واضح کی جا چکی ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ عام مسلمانوں میں سے بھی ایسے لوگ کھڑے ہو رہے ہیں۔ جو "حکومت الٰہیہ" کے تخیل کو جس کا مفہوم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تبلیغ اسلام کو نظر انداز کر کے سیاسی حکومت قائم کرنے میں منہمک ہو جانا چاہیئے۔ جب مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اس وقت اشاعت اسلام کی طرف توجہ کی جائے۔ سخت نقصان رساں قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "مسلمان" میں "عہد حاضر کا مسلمان اور اسلام" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"یہ کتنی غلط راہنمائی ہے۔ کہ حالات حاضرہ اور زمانہ کی ناسازگاری کو مقدم اور اسلام کو مؤخر کر کے یہ کہدیا جائے۔ کہ سردست تو ہمیں غیر اسلامی طریقہ پر کام کر لینے دو بعد میں جب حالات سازگار ہو جائیں گے تو پھر مسلمان بن کر کام کریں گے۔ گویا وہ وقتی طور پر اسلام کے اصول و ضوابط کو نظر انداز کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسلامی نظام ایک مدلل معقول اور منطقی نظام اور ایک عالمگیر زندہ روحانی و مادی طاقت نہیں جبھی تو بے چارا اشتراکیت اور جمہوریت کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ کاش ان حضرات کو معلوم ہو۔ کہ اسلامی نظام کی پشت پر اشتراکیت اور جمہوریت وغیرہ تمام نظامات سے بہت زیادہ زبردست عقلی، تجربی اور نفسیاتی دلائل موجود ہیں۔ اور یہی مناسب وقت ہے۔ کہ اسلام کے اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی مسائل میں اسلام کی رہنمائی کو اجاگر کیا جائے۔ اور اسلام کی فوقیت و برتری کو عملاً ثابت کر دیا جائے۔

حیرانی اور تعجب ہے کہ ہمارے سیاسی راہنما و اور دینی پیشواؤں کی سمجھ میں اتنی سی بات نہیں آتی۔ اور اسلامی مسلک و طریقہ کو بحث و نظر کی الجھنوں میں پھنسا رکھا ہے۔ اگر وہ اس بات کو سمجھنا نہیں چاہتے۔ تو عوام کو ہی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اسلامی نظام حیات کی ترویج و اشاعت کا مناسب وقت یہی ہے۔ اور اگر سچ پوچھو۔ تو اسلامی نظام وقت اور حالات کا پابند نہیں۔ بلکہ وقت اور حالات کو اسلام کا پابند ہونا چاہیئے"۔

"یاد رکھو۔ جو لوگ وقت و زمان پر حاکم نہیں۔ اور اس انتظار میں بیٹھے ہیں۔ کہ سازگار وقت آئے۔ تو اسلام کو لے کر اٹھیں اور پھر دعوٰی کرتے ہیں۔ اسلام کی نمائندگی اور مسلمانوں کی راہنمائی کا۔ وہ خود بھی تباہ کن فریب میں مبتلا ہیں اور مسلمانوں کو بھی اسی فریب میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں"۔

ہم نے مسلمان حکومتوں کی مثال دیکر بتایا تھا۔ کہ ان ممالک میں جہاں کی سیاست اور حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اسلام کی حفاظت اور تبلیغ کے متعلق کیا ہو رہا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ وہاں بھی مسلمانوں کی اپنی مذہبی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ اور اسلام کی حالت زار۔ چنانچہ ہم نے مکہ معظمہ میں اسلام کی حالت کے متعلق ایک چشمدید شہادت بھی پیش کی تھی۔ اسی پہلو کا ذکر کرتے ہوئے "مسلمان" لکھتا ہے:۔

"غور کرو۔ جو لوگ آج اسلام کے مطالبے پورے کرنے اور اس کی عائد کردہ ذمہ واریوں کو اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ وہ کل کس طرح سرفروش مومن و مجاہد بن جائیں گے۔ جن نام نہاد حکمران مسلمانوں کے پاس آج برائے نام بادشاہت اور کچھ طاقت و اقتدار ہے۔ کیا ان کی آزادی و خود مختاری اسلام کے کچھ کام آ رہی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی کیا ضمانت ہے۔ کہ جو مسلمان آج بے دست و پا اور غلام و محکوم نہیں۔ وہ کل آزاد ہو کر یا پاکستان بنا کر اسلام کے کام آئیں گے جو لوگ اپنی دنیوی اغراض کی خاطر کفار کو مسلمانوں پر مسلط کرا رہے ہیں۔ اور اسلام اور مسلمانوں کو مغلوب و مقہور رکھنے کے لئے کفار سے زیادہ بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیتے ہیں۔ وہ آزادی و خود مختاری ملنے کے بعد یکایک اسلام کے عاشق اور مسلمانوں کے خیر خواہ بن جائیں گے۔ اللہ اللہ مسلمانوں کی مومنانہ بصیرت کہاں کھوئی گئی۔ اور وہ کیوں اسلام کا سر کچلنے کے لئے نفاق کے ہاتھوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور وہ کیوں عظیم الشان دھوکہ کھا رہے ہیں۔ اور کیوں نہیں سمجھتے۔ کہ جن کو آج اسلامی نظام حیات کے ساتھ والہانہ عشق نہیں اور جن کی زندگیاں سراسر اسلامی اصولوں کے مخالف ہے۔ وہ کل ہرگز ہرگز اس کو رائج کرنے کی کوشش نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ نہ نفاق کی فطرت بدل سکتی ہے۔ اور نہ خدا کا قانون اُلٹ سکتا ہے۔ کاشت کرنا جو اور امید رکھنا گندم کی فصل کاٹنے کی مسلمانوں کی سب سے بڑی حماقت ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ "یہ بھی جان لینا چاہیئے کہ احیاء اسلام کا صحیح اسلامی طریقہ کونسا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہم اپنی انفرادیت کو ختم کر کے اجتماعیت اختیار کریں۔ یعنی اسلامی نظام جماعت کو قائم کریں۔ اس نظام خلاصہ پانچ چیزیں ہیں (۱) السمع یعنی امیر کے احکام سننا (۲) الطاعۃ یعنی امیر کے احکام کی اطاعت کرنا (۳) جہاد یعنی اللہ کی حکومت اور قانون کو رائج کرنے کی اعتقاداً وعملاً کوشش کرنا (۴) ہجرات۔ یعنی اسلامی احکام کے مقابلہ میں غیر اسلامی افکار و نظریات رسم و رواج کی پابندی انسان کی غلامی اور نفس و شیطان کی بندگی کو چھوڑ دینا۔ (۵) جماعت یعنی شخصی اور قومی مفاد و مقاصد پر جماعتی مفاد و مقاصد کو مقدم رکھنا" لیکن آخر میں یہ کہکر لٹیا ڈبو دی ہے کہ:۔

"اگر ہمارے علماء واقعی دین کو سربلند و سرفراز دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ بحالات موجودہ رشک و حسد کی وجہ سے کسی ایک اللہ کے بندہ کو اپنا امیر ماننے کے لئے تیار نہیں تو نہ سہی"

یہی وہ مرحلہ ہے کہ اسپر پہنچکر سمجھ سوچ رکھنے والے مسلمان بھی حیران رہ جاتے ہیں۔ اپنے حسب منشا کوئی اللہ کا ایک بندہ نظر نہیں آتا۔ اور جسے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے اپنا خاص بندہ بنا کر مبعوث کیا۔ اس کی طرف رُخ نہیں کرنا چاہتے۔ اسلئے حیران و پریشان ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو جرأت ایمانی اور حقیقت بینی عطا کرے۔ تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو سکیں۔ کیونکہ ایک واجب الاطاعت امام اور امیر کی بعثت اس زمانہ میں اسی جماعت کو خدا نے عطا کر رکھی ہے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۵۵۱ء منکہ شہاب دین ولد شیخ مولا بخش صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۲ء ساکن دار الفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اراضی زرعی ۳۰ کنال جو کہ موضع کلدر خورد ریاست جیند میں مبلغ چھ صد روپیہ میں خریدی ہوئی ہے۔ اور ایک منزل مکان خام ہے۔ جسکی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کے اسّی روپے بنتے ہیں۔ قسط بہ قسط ادا کر دونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۳۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ العبد: شہاب دین متصل مسجد دار الفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ علی احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی۔

۱۴۷۰ء منکہ میاں رلدو ولد میاں رلا صاحب قوم شیخ پیشہ بیوپار عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن ہمڑ ڈاکخانہ ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت ماہوار آمد کوئی نہیں میرا گذارہ میرے دو بیٹوں کے سر پر ہے میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ دو مکان خام چار مرلہ زمین میں ہیں۔ جنکی قیمت اس وقت کے لحاظ سے ساڑھے تین سو روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ میاں رلدو موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد منیر مولوی فاضل دار الفتوح۔ گواہ شد:۔ قطب الدین ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گواہ شد:۔ سنگھ پسر موصی۔

۱۹۱۰ء منکہ محمد عبد اللہ ولد پیر محمد صاحب قوم تلغیایہ پیشہ کاشتکاری عمر ۹ سال پیدائشی احمدی ساکن پیر کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری سالانہ آمد تقریباً ۴۰۰/- روپے ہے۔ جو کہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد عبد اللہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ محمد الدین خوشنویس دار الرحمت۔

۱۶۲۰ء منکہ مرزا عبد اللطیف ولد مرزا مہتاب بیگ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں۔ ملازمت کی صورت میں مجھے اسوقت ۴۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر میری جائداد میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:۔ مرزا عبد اللطیف

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۵ جنوری۔ نانکنگ حکومت کے وزیر اعظم وانگ چنگ وٹ پر چھ اشخاص نے حملہ کیا۔ انہیں فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ اور موت کی سزا دیدی گئی۔ یہ حکومت جاپانیوں کے ماتحت ہے۔

چنگنگ ۲۵ جنوری۔ صوبہ ہونان کی تازہ لڑائیوں میں ایک لاکھ ستر ہزار سے زیادہ سویلین چینی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ نومبر ۱۹۴۳ء میں چنگشا کی تسخیر کے لئے جو لڑائیاں ہوئیں۔ اُن میں ۱۲۳۰۰ غیر مصافی چینی ہلاک ہوئے۔ اور تقریباً دو ہزار مجروح ہوئے۔

برلن ۲۵ جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ روسیوں نے کریمیا میں کرچ کے جنوب مشرق میں مزید فوجیں اتار دی ہیں۔ روسی فوجوں کے اترنے کے وقت جرمنوں نے زبردست مزاحمت کی۔ لیکن روسی فوجیں شہر میں داخل ہو گئی ہیں اور خونریز جنگ جاری ہے۔

دہلی ۲۵ جنوری۔ ان سپاہیوں کی تعلیم اور ہنر آموزی کے لئے جو جنگ میں محروم البصر ہو جائیں۔ ڈیرہ دون میں سینٹ ڈونسٹن ہوسٹل اور ٹریننگ سنٹر قائم کیا گیا ہے۔ جس میں متعدد نابینا سپاہی کارآمد ہنر سیکھ رہے ہیں۔ اگر قوت بینائی باقی ہو۔ تو برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جاتی ہے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ ڈرہم سٹی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر ہیری پوسٹ نے ہورڈن (کاؤنٹی ڈرہم) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ انگلستان میں یہ تجویز پیش کر رہے ہیں کہ برطانیہ یا امریکی مدبر اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر روس اور پولینڈ کے درمیان مفاہمت کرا دیں۔ وہ یہ سوچنے کی زحمت بھی گوارا کریں کہ اگر روسیوں نے یہ تجویز پیش کر دی کہ سٹالن۔ گاندھی اور چرچل میں سمجھوتہ کرانے کے لئے اپنے اثر اور رسوخ سے کام لے۔ تو اُس کا ردِ عمل کیا ہوگا۔

برلن ۲۵ جنوری۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک سرکاری اعلان میں اس خبر کی تصدیق کر دی گئی ہے کہ مسولینی کی بیوی اور کاؤنٹ چیانو کی بیوہ نے اپنے بچوں سمیت سوئٹزرلینڈ میں پناہ لی ہے۔ اسے یہاں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ روسی محاذ کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ لینن گراڈ اور جھیل المن کے درمیان ۱۰۰ میل لمبے مورچے پر جرمن بڑی افراتفری میں پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ چڈوگو کے اہم ریلوے جنکشن کو روسی پیشقدمی سے شدید خطرہ رونما ہو گیا ہے جو لینن گراڈ سے ۷۵ میل جنوب مشرق میں واقع ہے۔ سُرخ فوج صرف چار میل دُور رہ گئی ہے۔

الہ آباد ۲۵ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے آجکل بیرونی دنیا سے نامہ و پیام کلیتہً بند کر رکھا ہے۔ گاندھی جی نے اگست ۱۹۴۳ء میں ایسے خطوط لکھنے کی اجازت طلب کی تھی جو پابندیوں سے آزاد ہوں۔ حکومت نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد گاندھی جی نے خط لکھنے بند کر دیئے۔

پشاور ۲۵ جنوری۔ موضع حضرخانی میں جو پشاور کے قریب واقع ہے۔ ایک بچہ پیدا ہوا۔ جو مردانہ اور زنانہ اعضاء کا حامل تھا۔ یہ بچہ پیدائش کے تھوڑی دیر بعد مر گیا۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ سول سپلائیز کے کنٹرولر نے منافع بازی اور ذخیرہ بازی کے آرڈی ننس پر روشنی ڈالتے ہوئے تاجروں اور دوکانداروں سے اپیل کی۔ کہ چیزوں کی قیمتیں گھٹانے میں سرکاری حکام کا ہاتھ بٹائیں منافع کم لیا جائے۔ ابھی قیمتیں کافی گریں گی۔ اور وقت گذرنے پر زیادہ اثر محسوس کیا جائیگا خریدار باہر سے آئی ہوئی چیزوں کا اندازہ اس طرح لگا سکتے ہیں کہ ایسی اشیاء کے نرخ دگنے سے زائد نہ ہونے چاہئیں۔ اگر قیمت زیادہ چارج کی جائے۔ تو اس کی شکایت کمشن میں پیش کر کے کی جائے۔ تاکہ فوری کارروائی عمل میں آ سکے۔

دہلی ۲۵ جنوری۔ اگلے روز بنکاک ریڈیو نے اعلان کیا کہ ملایا کے چاروں سلطانوں کی ریاستیں جو جاپانیوں نے سیام کے حوالے کی تھیں۔ خود سلطانوں کو منتقل کر دی گئی ہیں۔ نگرانی کا انتظام جاپانی فوجی کمانڈروں کے ماتحت ہوگا۔

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی ہوائی کشتی مارس جلد ہی بحر الکاہل کی جنگ میں داخل ہوگی۔ اس کا وزن ۷۵ ٹن ہے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ روس میں رومانیہ کے محب وطنوں نے آزاد رومانوی گورنمنٹ بنائی ہے۔ اور روس سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ رومانیہ کو آزاد کرانے میں امداد کرے۔

مدراس ۲۴ جنوری۔ آج کانگرس پارٹی کے ممبروں کی ایک خفیہ میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مسٹر راجگوپال آچاریہ اور ۳۴ دوسرے ممبر شامل ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر راجگوپال آچاریہ مدراس میں ڈیڈلاک کا خاتمہ کرنے کے لئے وزارت بنانا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روسی افواج بہت جلد لتھونیا کی راجدھانی ریگا میں داخل ہو جائینگی۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ جرمن خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ نووگراڈ کے علاقے میں جرمن فوجوں کو ایک دلدلی علاقے سے پسپا ہونا پڑا۔ مغرب میں روسیوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور ان کے ہراول دستے جرمن مورچوں میں جگہ بجگہ شگاف کر رہے ہیں۔

کٹک ۲۵ جنوری۔ اڑیسہ کانگرس نے مسٹر مصر سابق وزیر اعظم اڑیسہ کو کانگرس کی ممبری سے علیحدہ کر دیا ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے خوراک کے مسئلہ میں حکومت کی امداد کی۔

کرنال ۲۵ جنوری۔ سر چھوٹو رام نے ایک تقریر میں انکشاف کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے انبالہ ڈویژن کی جنگی خدمت کے پیش نظر انبالہ ڈویژن کے مختلف لوگوں کو قریباً ۳ ہزار ایکڑ زمین انعام میں دی ہے۔

لزبن ۲۵ جنوری۔ پرتگال کا بحری جہاز نیاسا لزبن کی کسی بندرگاہ کو روانہ ہو گیا ہے۔ یہ جہاز نہر سویز میں سے ہو کر جائے گا۔ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ پرتگال کا یہ پہلا جہاز ہے۔ جس نے بحیرہ روم اور نہر سویز کو استعمال کیا ہے۔

کلکتہ ۲۵ جنوری۔ آل انڈیا گئو رکھشا کانفرنس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں ہر سال ایک کروڑ مویشی ذبح کئے جاتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ اٹلی کے مغربی کنارہ پر اُترنے والی اتحادی فوج نے اپنے مورچے کو آگے کی طرف کئی میل اور بڑھا لیا ہے۔ اتحادی دستے ۱۲ میل اندر گھس گئے ہیں۔ روم جانے والی سڑک ان سے چند میل دُور رہ گئی ہے۔ پانچویں فوج نے ایک دریا عبور کر لیا ہے۔ اور دو جگہ دشمن کا مقابلہ کر کے اُسے پیچھے ہٹا دیا ہے۔ آٹھویں فوج کے مورچے پر ہوائی دستے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے پیچھے کے پلوں اور سڑکوں پر بمباری کی ہے اور ۱۵ جہاز برباد کئے۔ ہمارے گیارہ جہاز لاپتہ ہیں۔

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ نیوگنی میں رامو دریا کے پاس سخت لڑائی کے بعد جاپانی پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اور کئی توپیں میدان میں چھوڑ گئے۔ جو کینیڈین دستوں کے ہاتھ آئیں۔ ربال کے حملہ میں ۱۸ جہاز برباد کئے گئے۔ اور

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کی جائے

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے نہائت بابرکت اور فیض رساں وجود ہے۔ ان کی علالت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی خواتین ان کے فیض سے محروم ہو رہی ہیں جماعت احمدیہ قادیان کا ہر فرد ان کی صحت وعافیت کے لئے دن رات دعائیں کر رہا ہے۔ بیرونی احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ کیونکہ ابھی تک ان کے لئے دعائیں کرنیکی بے حد ضرورت ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک خط اور اسکا جواب

امۃ المجید صاحبہ زوجہ حکیم نذیر احمد صاحب برق ساکن جنڈانوالہ کی طرف سے ایک خط حضور کی خدمت میں پہونچا۔ جس میں اس نے لکھا۔

بحضور سیدی امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے آقا میں سالہا سال سے بعض ایسی مشکلات ومصائب میں گھری ہوئی ہوں۔ جن سے نجات حاصل کرنا میرے لئے ناممکن امر بنا ہوا ہے۔ اب میں مجبور ہو کر اپنے خاوند کے مشورہ سے حضور کی طرف رجوع کرتی ہوں۔ اور باوجود حضور کی علالت طبع اور عدیم الفرصتی وغیرہ کو جاننے کے مجبور ہو کر حضور کی خدمت میں یہ گزارش کرتی ہوں۔ کہ میرے خاوند مسمی حکیم نذیر احمد صاحب برق کو کئی سال سے مختلف قسم کے الہام اور کشف وغیرہ ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ان کی رو سے ان کو پندرھویں صدی ہجری کی مجددیت اور امامت اور خلافت وغیرہ کے بارہ میں بہت سے وعدے اور بشارتیں امور وغیرہ معلوم ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ چونکہ ان کے الہامات وغیرہ کے سبب اپنوں اور بیگانوں میں سے کئی لوگ ان کو پاگل و مجنون سمجھ کر اور کئی انکو مفتری علی اللہ جانکر اور بعض انکے الہامات کو نفس کی پیداوار جانکر اور بعض شیطان کی پیداوار سمجھ کر اور بعض انکے الہاموں کو جبری الہام اور بعض ابتلائی اور ابتلائی الہام گردان کر ان کی شدید مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کو طرح طرح کے طریقوں سے دکھ اور نقصان وغیرہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ان کے ساتھ مجھے بھی کئی مصائب اور غموم وغیرہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے میں حضور کے آگے یہ عرض کرتی ہوں۔ کہ اگر آج تک حضور کو برق صاحب کے الہامات وکشوف وغیرہ کے بارہ میں خدا کی طرف سے کوئی الہامی علم دیا گیا ہے۔ تو اس کے ماتحت ورنہ اپنی عقلی تحقیق وغیرہ کے ماتحت اس امر پر روشنی ڈالیں۔ کہ حضور کے نزدیک برق صاحب کے الہامات وکشوف وغیرہ اپنے سرچشمہ اور اصلیت وحقیقت وغیرہ کے لحاظ سے کیا رنگ رکھتے ہیں۔ تاکہ میں حضور کی ذاتی رائے یا الہامی رائے معلوم کر کے ان کے الہامات وکشوف وغیرہ کی اصلیت وغیرہ کے بارہ میں اس رائے کی پیروی کر سکوں۔

اس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا۔ "میرے نزدیک ان کے الہامات نفسانی ہیں۔ کوئی شبہ بھی ان کے آسمانی ہونے کا نہیں ہو سکتا۔ ان کا طریق اور عمل اس پر شاہد ہے۔ خدا کا اپنے محبوبوں سے ایسا سلوک نہیں ہوتا۔ جو ان سے ہے۔"

چوبیسویں مجلس مشاورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس مورخہ ۷۔۸۔۹ شہادت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۷۔۸۔۹ اپریل ۱۹۴۴ء کو بمقام قادیان دارالامان منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(سکرٹری)

مناجات احمدی

از جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ

ملومم سینہ افگارم خدادارم چہ غم دارم — زبونم عاجزم زارم خدادارم چہ غم دارم

زمجبوری چہ مے آید زمختاری چہ مے زاید — نہ مجبورم نہ مختارم خدادارم چہ غم دارم

چہ در اول چہ در آخر چہ در باطن چہ در ظاہر — بدو افتد سروکارم خدادارم چہ غم دارم

ہمو روزی رسانستے معین و مستعانستے — رسد از وے بر بلدم خدادارم چہ غم دارم

ہپوشد چشم از علیم بہ بخشد رزق از علیم — کرستار است غفارم خدادارم چہ غم دارم

سر و سامان خود سوزم براہش نفع اندوزم — عجب سرمست ہشیارم خدادارم چہ غم دارم

سر و ساماں ہبا کردم براہ او فدا کردم — سُبک سیرم سُبکبارم خدادارم چہ غم دارم

زنمرود ان نے ترسم غلام احمدی ہستم — گلستاں روید از نارم خدادارم چہ غم دارم

گہے منصور او باشم گہے منظور او باشم — سر دارم کہ سر دارم خدادارم چہ غم دارم

براہ او جراحت ہا بگردد نیز راحت ہا — بود لذت بہ آزارم خدادارم چہ غم دارم

شب غمہا در آمد نفس اندر گداز آمد — ہمہ شب بود اقرارم خدادارم چہ غم دارم

چو من بیمار مے گردم بسے ناچار مے گردم — کند او چارۂ کارم خدادارم چہ غم دارم

چو دست زیر سنگ آید زمیں بر من چو تنگ آید — بفضل او سزاوارم خدادارم چہ غم دارم

بروز ناتوانی ہا بوقت نیم جانی ہا — نباشد گر کسے یارم خدادارم چہ غم دارم

برم چوں رخت از دنیا ہمہ خویش و اقارب را — بفضلش بازہ بسپارم خدادارم چہ غم دارم

خطا ہا بے حساب آمد خطا ہا را جواب آمد

اگر مستغفر خطا وارم خدادارم چہ غم دارم

پانچ ہزاری فوج کا کامل سپاہی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کا حقیقی اور کامل سپاہی وہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک بلند کرنے کے لئے تحریک جدید کے جہاد میں متواتر دس سال قربانی کرتا رہے۔ جس کا اب دسواں سال جا رہا ہے۔ اس سال کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری یا یکم فروری ہے۔ کہ جو لوگ اس طوعی جہاد میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنے وعدے ڈاک خانہ میں زیادہ سے زیادہ یکم فروری کو ڈال دیں۔ تا ان کا نام دس سالہ قربانی کرنے والوں کی فہرست میں آ جائے۔ وہ لوگ جو اب تک کسی سال میں کسی نہ کسی وجہ سے شامل نہیں ہوئے۔ مگر اب اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشدی ہے یا جو سال نہم تک دے چکے ہیں۔ اب صرف سال دہم ہی دینا ہے۔ وہ سب اپنا وعدے لیں۔ وہ جو وعدہ دے چکے ہیں۔ اور انہوں نے دسمبر یا جنوری میں اپنا وعدہ ادا بھی کرنا تھا۔ تا ان کی ادائیگی بھی سابقون میں آ جائے۔ وہ بھی اپنا چندہ جلد تر ادا کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید